

۲۰ صفر المظفّر ۱۴۴۷ھ

15 اگست 2025ء

فیضِ عالَم رحمۃ اللہ علیہ کی

کشف المحجوب

میں ضیا باریاں

(عرسِ مبارک کی مناسبت سے.... تالیفِ کشف المحجوب کے ہزار سال مکمل ہونے پر)

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com یا QRcode سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلس علماء نظامیہ پاکستان Join our channel

مجلس علماء نظامیہ پاکستان Follow our Account

Jamia Nizamia Rizvia Like our Page

Jamia Nizamia Rizvia Like our Page

Jamia Nizamia Rizvia Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَاتَّبِعۡ سَبِیۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ۔ [لقمٰن 15:31]

اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے جب اپنے دلوں کو محبّتِ دُنیا کی نَجاست سے پاک کر کے یادِ خداوندی کے نور سے منوّر کرتے ہیں تو ربِّ کریم اُنھیں یہ تاثیر عطا فرماتا ہے کہ اُن کی برکت سے اُنھیں دیکھنے والے کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی یاد پیدا ہو جاتی ہے، بلکہ اُن کے پاس بیٹھنے سے بھی دل کی دُنیا بدل جاتی ہے، حتّٰی کہ جب وہ وِصال فرما جاتے ہیں تو اُن کے مزارات پر انوار و تجلیات کی ایسی بارش برستی ہے کہ رِضائے اِلٰہی کے لیے حاضر ہونے والا اپنے دل کی کیفیت میں تبدیلی محسوس کرتا ہے۔

صاحبِ نعلَین ووِسادہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِیۡحَ لِذِکۡرِ اللّٰہِ إِذَا رُءُوۡا ذُکِرَ اللّٰہُ۔ ”یقیناً کچھ حضرات اللہ تعالیٰ کے ذکر کی چابیاں ہیں، (عرض کی گئی: وہ کون ہیں؟ فرمایا:) جب اُن کی زیارت ہو تو اللہ یاد آجائے۔“[1] (المعجم الکبیر للطبرانی، ج:10، ص:205، حدیث:10476، حسن بشواہدہٖ)

اپنا مَن نورانی بنانے کے بعد لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کو منوّر کرنے والی ہستیوں میں ایک نمایاں نام حضرت داتا گنج بخش علی ہُجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے اور آج (20 صفر 1447ھ) کو آپ کے 982 ویں عرسِ مبارک کا آخری روز ہے۔

داتا پیا نے اپنی مبارک زندگی میں بھی بے شمار دلوں کو آباد کیا اور یہ سلسلہ آپ کے وصالِ اقدس کے بعد بھی جاری ہے۔ آپ کے مزارِ پاک پر انوار و تجلیات کی ایسی برکھا برستی ہے کہ حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے پیاروں کو دیکھنے سے دل میں خدا کی یاد آنے والی حدیثِ مبارک کی شرح کرتے ہوئے لکھا: بعض لوگوں کے پاس بیٹھنے سے قلب جاری ہو جاتا ہے، حضور داتا صاحب کے مزارِ مقدّس پر پہنچ کر دل کی دُنیا بدل جاتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان، زیرِ حدیث:4871)

یہی تاثیر باری تعالیٰ نے حضور فیضِ عالَم علیہ الرحمہ کی کتاب کَشۡفُ الۡمَحۡجُوۡب کو بھی عطا فرمائی ہے، جو بندہ کچھ حاصل کرنے کی نیت سے داتا صاحب کی کتاب کے چند ورق بھی پڑھتا ہے اُسے اپنے مَن کی دُنیا میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور محسوس ہوتی ہے۔

ہماری خوش نصیبی ہے کہ ربِّ کریم نے ہمارے دلوں میں سیدِ ہجویر رحمۃ اللہ علیہ کی محبّت و عقیدت عطا فرمائی ہے، مگر یہ ہماری نالائقی کہ ہم آپ کی کتاب کو پڑھ کر اُس سے کچھ سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے، حالانکہ کشف المحجوب عصرِ حاضر کی اعتقادی و عملی خرابیوں میں راہِ نجات دکھاتی ہے۔ چنانچہ آج ”کشف المحجوب میں فیضِ عالَم رحمۃ اللہ علیہ کی ضیاباریاں“ کے عنوان سے کچھ باتوں کا تذکرہ ہو گا، اِن شاء اللہ۔

---

[1] عَنۡ أَسۡمَاءَ بِنۡتِ یَزِیۡدَ أَنَّهَا سَمِعَتۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوۡلُ: أَلَا أُنَبِّئُکُمۡ بِخِیَارِکُمۡ؟ قَالُوۡا: بَلٰی یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ! قَالَ: خِیَارُکُمُ الَّذِیۡنَ إِذَا رُؤُوۡا ذُکِرَ اللّٰہُ عزوجل۔ (السنن لابن ماجۃ، رقم الحدیث:4119۔ المسند للإمام أحمد، رقم الحدیث:17998)

کَشْفُ الْمَحْجُوب کا تعارف

حضور فیضِ عالَم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کے عقیدہ و عمل کی اصلاح کے لیے کئی کتابیں تحریر فرمائیں، اُن میں سے ایک کَشْفُ الْمَحْجُوب ہے۔ اِس لفظ کا لغوی معنیٰ ہے: پوشیدہ و مخفی اُمور کو واضح کرنا... اور یہ کتاب واقعی طور پر راہِ ہدایت اور طریقِ تصوُّف کے مخفی نکات کو خوب واضح کرنے والی ہے۔

کشف المحجوب سے پہلے عربی زبان میں علمِ تصوُّف پر اکابر نے کئی کتابیں لکھیں، مگر فارسی زبان میں یہ تصوُّف کی پہلی کتاب ہے۔ اِس کے اُردو زبان میں بیس سے زیادہ تراجم ہوئے ہیں... اردو کے علاوہ عربی، انگریزی، پنجابی اور سندھی زبانوں میں بھی کئی ترجمے کیے گئے ہیں اور اِس کے بعد تصوُّف پر لکھی گئی تقریباً تمام کتابوں میں بطورِ حوالہ اِس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔[1]

کشف المحجوب کس سال میں لکھی گئی؟ اِس بات کا حتمی تعیُّن نہیں کیا جاسکتا، تاہم تاریخی شواہد کی روشنی میں ہجویریات کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اِس سال (1447ھ کو) کشف المحجوب کی تصنیف کو ایک ہزار سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اِسی مناسبت سے حکومتی سطح پر کشف المحجوب کی ہزار سالہ تقریبات کا انعقاد ہو رہا ہے۔

اہلِ سنّت و جماعت کے لیے یہ بات باعثِ مسرّت ہے اور ہم اِس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمارے عقائد و نظریات وہی ہیں جو حضرت فیضِ عالَم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہزار سال پہلے تحریر فرمائے تھے، البتہ جن لوگوں کے نظریات کشف المحجوب سے مطابقت نہیں رکھتے وہ اپنی اصلاح کرنے کے بجائے کہہ دیتے ہیں: ہمیں اِس بات کا یقین نہیں کہ کشف المحجوب داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ کی ہی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اِس شبہ کے تحقیقی جوابات بھی کتابوں میں موجود ہیں، تاہم ایک آسان سا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تعصّب سے بالاتر ہو کر کشف المحجوب کا مطالعہ کرے تو یہ کتاب اُسے خود بتاتی ہے کہ مَیں داتا علی ہجویری کی کتاب ہوں۔ کتاب کے فیوض و برکات، اُس میں درج علم و معرفت کی باتیں اور کتاب کے ذریعے انسان کی زندگی میں رُونما ہونے والی تبدیلی... یہی شواہد کافی ہیں کہ یہ داتا صاحب کی کتاب ہے۔

سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اَگَر کَسے را پِیرے نَبَاشَدْ چُوں اِیں کتاب را مُطَالَعَہْ کُنَدْ اُو را پِیْدَا شُوَدْ... مَنْ اِیں کِتَابْ را بَہ تَمَامْ مُطَالَعَہْ کَرْدَہ اَمْ۔ یعنی اگر کسی کا شیخ نہ ہو (جو اُسے تصوُّف کی باریکیوں سے آگاہ کرے) تو اُس بندے کو کشف المحجوب کا مطالعہ کرنا چاہیے، اُسے شیخ نصیب ہو جائے گا۔ مَیں نے اِس پوری کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔

(دیباچہ کشف المحجوب، از حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ص:47، ناشر: محکمہ اوقاف و مذہبی اُمور پنجاب، سالِ اشاعت: اکتوبر 2017ء)

---

[1] دیکھیے: تصانیفِ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ: قلمی، مطبوعہ نسخہ جات اور تراجم کا ایک جائزہ، میاں سلیم حماد ہجویری، مشمولہ در "الہجویر دائرۃ المعارف"، ص:289 تا 308

عہدے داروں کے لیے نَجات پانے کا طریقہ

سرتاجِ اولیا حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ نے جن حضرات کو اکابر اولیا میں شمار کیا اُن میں ایک نام چشتیوں کے شیخ المشائخ، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے فیض پانے والے، حضرت خواجہ ابو علی فُضَیل بن عِیاض علیہ الرحمہ (متوفّٰی:187ھ / 803ء) کا ہے۔

کشف المحجوب میں آپ کی توبہ کا واقعہ بھی مذکور ہے۔ پہلے فضیل لوگوں کا مال لُوٹ لیا کرتے تھے، ایک مرتبہ قرآنِ حکیم کی آیتِ کریمہ سُنی تو دل پر ایسا اثر ہوا کہ سچی توبہ کر کے لوگوں کے تمام مال واپس کر دیے اور عبادت و رِیاضت میں مصروف ہو گئے۔

عباسی دَور کے معروف خلیفہ ہارون الرشید علیہ الرحمہ (م:193ھ / 809ء) بزرگانِ دین سے فیض پانے والے تھے۔ فیضِ عالَم علیہ الرحمہ نے خواجہ فضیل بن عِیاض علیہ الرحمہ کی خدمت میں خلیفہ کی حاضری کا واقعہ تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

خلیفۂ وقت نے خواجہ فضیل علیہ الرحمہ سے درخواست کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے! آپ نے مختلف نصیحتوں میں یہ بھی ذکر فرمایا کہ جب سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م:101ھ / 720ء) کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو اُنھوں نے اپنے دَور کے بزرگوں: حضرت سالِم بن عبد اللہ، حضرت محمد بن کعب اور رَجاء بن حَیْوَہ علیہم الرحمہ سے ملاقات کی اور کہا: مَیں حکومت کی آزمائش میں پھنس گیا ہوں، مجھے کیا تدبیر کرنی چاہیے؛ کیونکہ اگرچہ عوام اِس منصب کو نعمت سمجھتے ہیں، مگر مَیں اِسے اِبتلا و آزمائش سمجھتا ہوں۔ اِن اکابر نے خلیفۂ عادل سے فرمایا تھا: اَگَر خواہِی تَافَرْدَا تُرَا اَزْ عَذَابِ خُدَا نَجَاتْ بَاشَدْ پِیْرَانِ مُسلمَانَاں را چُوں پِدْرِ خویش دَاں... وَ جَوَانَاں را چُوں بَرَادَراں... وَ کُوْدَکَاں چُوں فَرْزَنْدَاں۔ یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزِ قیامت عذابِ الٰہی سے نجات نصیب ہو تو عمر رسیدہ بزرگ مسلمانوں کو اپنے باپ کی طرح سمجھیے... جوانوں کے ساتھ بھائیوں والا رویہ رکھیے... اور بچوں کو اپنی اولاد کا درجہ دیجیے!

ہارون الرشید آپ کی زیارت سے نہایت متأثر ہوا اور واپسی پر پوچھا: آپ پر کوئی قرض ہو یا آپ کی کوئی حاجت ہو؟ خواجہ فضیل علیہ الرحمہ نے فرمایا: قرض ہے، مگر وہ اللہ تعالیٰ کا ہے، یعنی اُس کی اطاعت میرے ذمّے ہے... اور اللہ نے مجھے بے حد نعمتیں عطا فرمائی ہیں، مجھے اُس سے کوئی شکوہ نہیں جو بندوں سے کرتا پھروں۔[1] (کشف المحجوب (فارسی)، باب:11، ص:132، سنگِ میل پبلی کیشنز)

لمحۂ فکریہ: داتا صاحب علیہ الرحمہ کے ذکر کردہ اِس واقعے میں حکومتی افسران و ملازمین اور نجی اثر و رسوخ والوں کے لیے بہترین سبق ہے۔ یہ حضرات اگر اپنے عہدوں پر رہتے ہوئے اُسی طرح کام کریں جس طرح بزرگوں نے سکھایا تو یہ منصب اُن کے لیے دُنیا و آخرت کی عزت کا باعث ہو گا... لیکن اگر وہ اپنے عہدے کا غلط استعمال کریں تو اِس کا انجام دُنیا و آخرت کی رُسوائی ہے۔

---

[1] یہ واقعہ دیگر اکابر نے بھی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی نے شعب الایمان، ج:9، ص:512 (مکتبۃ الرشد) پر... علامہ ابن عساکر نے تاریخ دمشق، ج:48، ص:438، 439 پر... اور امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء، ج:8، ص:429 پر درج کیا ہے۔

دائمی عَیش و عِشرت حاصل کرنے کا ذریعہ

فیضِ عالَم حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ نے جن اکابر تبعِ تابعین رضی اللہ عنہم کا نہایت عقیدت کے ساتھ اپنی کتاب میں تذکرہ فرمایا اُن میں ایک نام شیخ المشائخ ابو الفیض ذوالنُّون مِصری علیہ الرحمہ (متوفّٰی:245ھ / 861ء) کا بھی ہے۔

داتا صاحب علیہ الرحمہ نے لکھا: آپ نے خود کو دوسروں سے یوں چُھپا کر رکھا کہ وصال تک لوگ آپ کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہچان سکے۔ آپ کے وصال والی رات ستر خوش نصیبوں نے خواب میں امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا اور یہ فرماتے ہوئے سُنا: دوستِ خُدا ذو النون بَخواست کہ آیَدْ، مَن بَاِسْتِقْبَالِ وَیْ آمْدَم۔ اللہ کا ولی / دوست ذوالنُّون آرہا ہے، مَیں اُس کے استقبال کے لیے آیا ہوں۔

وصال کے بعد آپ کی پیشانی پر یہ تحریر نمایاں تھی: هٰذَا حَبِیْبُ اللهِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللهِ، قَتِیْلُ اللهِ۔[1] یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے جو اللہ کی محبّت میں وفات پا گیا ہے، یہ شہیدِ محبّتِ الٰہی ہے۔ (کشف المحجوب (فارسی)، باب:11، ص:133، سنگِ میل پبلی کیشنز)

ایک مرتبہ خواجہ ذوالنُّون علیہ الرحمہ اپنے احباب کے ہمراہ کشتی میں سوار تھے، اُدھر ایک اور کشتی آئی جس میں اَوباش قسم کے لوگ بیٹھے تھے اور فساد کر رہے تھے۔ آپ کے ساتھیوں کو اُن سے سخت نفرت ہوئی، وہ کہنے لگے: حضور! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کیجیے کہ یہ سارے اوباش دریا میں غرق ہو جائیں؛ تاکہ مخلوق اِن کی نحوست سے محفوظ ہو جائے۔

آپ نے کھڑے ہو کر ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: بارِ خُدایا! چُنانکِہ اِیں گروہ رَا اَندَریں جَہانْ عَیشِ خوشْ دَادَہْ اِیْ اَندَر آں جہانْ نِیز عَیْشِ خوشْ دَہِیْ۔ یعنی اے اللہ! جس طرح تُو نے اِنھیں دُنیا میں عیش و عشرت اور خوش حالی عطا فرمائی ہے یوں ہی اِنھیں آخرت میں بھی عیش و خوش حالی عطا فرمانا! مُریدین یہ دُعا سن کر بہت حیران ہوئے۔

جب اُس کشتی والے اَوباش قریب آئے اور اُن کی نگاہ خواجہ ذوالنون علیہ الرحمہ پر پڑی تو اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، اُنھوں نے موسیقی کے آلات توڑ دیے اور توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجّہ ہو گئے۔

آپ نے مریدوں سے فرمایا: عَیْشِ خوشْ آنْ جَہانے تَوبَۂ اِیں جَہانے بُود، بِدِیْدِیْدْ کہ مُرادِ جُمْلَہ حَاصِلْ شُدْ، شُمَا وَاِیشَانْ بَمُرادْ رَسِیْدِیْدْ، بے آں کہ رَنْجے بہ کَسے رَسَدْ۔ یعنی آخرت کی عیش و خوشی دُنیا میں توبہ کرنے سے نصیب ہوتی ہے، دیکھ لو! تمہاری بھی مراد پوری ہو گئی (اُنھوں نے توبہ کر لی تو مخلوق اُن کی نحوست سے محفوظ ہو گئی ہے) اور اُن کی مراد بھی پوری ہو گئی (وہ عیش چاہتے تھے اور توبہ کی برکت سے اُنھیں آخرت میں عیش نصیب ہو گا)، وہ بھی اِس طرح کہ کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ (ایضًا، ص:135)

---

[1] وَلَمَّا مَاتَ وُجِدَ عَلٰی قَبْرِہٖ مَکْتُوْبًا: مَاتَ ذُو النُّوْنِ حَبِیْبُ اللهِ مِنَ الشَّوْقِ، قَتِیْلُ اللهِ۔ (تاریخ مدینۃ دمشق: 400/17)

حق کی پہچان

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے اپنی ظاہری حیاتِ طیّبہ میں ہی ارشاد فرمادیا تھا کہ میرے وصال کے بعد اُمّت فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور لوگ بزرگوں کے نظریات چھوڑ کر نئے عقائد اختیار کر لیں گے۔

فرقہ پرستی کے وقت صحیح عقیدہ پر استقامت اور حق کی پہچان کے لیے کیا کرنا ہو گا؟ اِس بارے میں آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت عقائد کے حوالے سے ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، چنانچہ اکثریت کے نظریات اختیار کرنا اور فرقوں سے دُور رہنا۔

کشف المحجوب کا اُسلوب: احادیثِ کریمہ میں اُمّت کی اکثریّت / سوادِ اعظم / جماعت کے عقائد و نظریات پر استقامت کا حکم دیا گیا، توجّہ طلب بات یہ ہے کہ سوادِ اعظم سے کون مراد ہے؟ جماعت کا مصداق کون ہے؟ اِس بات کی وضاحت حضور فیضِ عالَم علیہ الرحمہ نے ایک ہزار سال پہلے کشف المحجوب میں فرمادی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں حق کی پہچان کروانے کے لیے جگہ جگہ "اہلِ سنت و جماعت" کا ذکر فرمایا، خصوصًا اُس وقت جن مسائل میں اختلاف تھا اُن سے متعلق مختلف آراء و اقوال ذکر کرتے ہوئے آپ نے فیصلہ کُن انداز میں لکھا: اِس مسئلہ میں اہلِ سنت و جماعت کا موقف یہ ہے۔

کتاب کے چودھویں باب میں آپ نے مختلف فرقوں اور مذاہب کا تذکرہ فرمایا ہے، اِس باب کا پچیسواں عنوان ہے: اَلْکَلَامُ فِیْ تَفْضِیْلِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَی الْاَوْلِیَاءِ۔ یعنی انبیائے کرام تمام مخلوق سے افضل ہیں اور کوئی بھی غیر نبی اُن کے رُتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

اِس سے اگلا عنوان ہے: اَلْکَلَامُ فِیْ تَفْضِیْلِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ عَلَی الْمَلَائِکَۃِ۔ یعنی انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عِظام (صحابہ و اہلِ بیت اور اکابر بزرگانِ دین رضوان اللہ علیہم اجمعین) عام فرشتوں سے افضل ہیں۔[1]

اِس عنوان کا آغاز حضور فیضِ عالَم علیہ الرحمہ نے اِن الفاظ سے کیا: بِدَاں کہ بہ اتّفاقِ اہلِ سنّت و جماعت و جُمہور مَشَایِخِ طَرِیقتْ اَنْبِیَاء وَ آنانْ کہ مَحْفُوْظْ اَنْدْ اَزْ اولیاء فاضِلْ تَرْ اَنْدْ از فِرِشْتَگَانْ۔ یعنی اہل سنت و جماعت اور جمہور مشائخِ طریقت کا اتفاق ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اور وہ مسلمان جنہیں اللہ تعالیٰ نے محفوظ کیا ہے (صحابہ، اہل بیت و اولیا) وہ عام فرشتوں سے افضل ہیں۔
(کشف المحجوب [فارسی]، باب:14، ص:295، 296، سنگِ میل پبلی کیشنز)

سچی بات یہ ہے کہ اِن حسین کلمات کے بعد کم از کم غلامانِ گنج بخش کے لیے حق کی پہچان کرنا ہر گز مشکل نہیں۔

---

[1] ترجمہ وضاحت کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے؛ تاکہ عوام کو ابہام نہ ہو۔ یاد رہے کہ اہلِ سنت و جماعت کے نزدیک انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق سے افضل ہیں، پھر مقرّب فرشتوں علیہم السلام کا درجہ برتر ہے، اُن کے بعد صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی فضیلت زیادہ ہے، پھر عام فرشتے عوام مسلمین سے اعلیٰ ہیں۔ (دیکھیے: فتاوٰی رضویہ، ج:29، ص:339 تا 390۔ تبیان القرآن، زیرِ آیتِ البینۃ 7:98)

مشکل حالات کے ذریعے اُمّت کا عُروج

یہ بات فیصلہ شدہ ہے اور اٹل حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ بالآخر اسلام کو غالب اور مسلمانوں کو سربلند فرمائے گا۔ اُس نے خود وعدہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ یعنی "ہمت نہ ہارو اور سُستی نہ کرو! غم زدہ و پریشان نہ ہونا! اگر تم سچے مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔" [آلِ عمران 139:3]

اِس وعدہ کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمانوں کو کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی... بلکہ دُستورِ الٰہی ہے کہ مسلمانوں کو بعض اوقات سخت آزمائش میں بھی ڈالا جاتا ہے... تاہم یہ ضرور ہے کہ اگر مسلمان دین پر ثابت قدم رہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش جاری رکھیں تو بالآخر اللہ تعالیٰ اُنھیں ہی سُرخ رُو اور سربلند فرماتا ہے۔

اِس وقت اُمّتِ مسلمہ، خصوصاً غزہ و کشمیر کے جو حالات ہیں، اُن میں مسلم حکمرانوں کی بے حسی پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اسرائیل کے دہشت گرد وزیرِ اعظم نیتن یاہو نے غزہ پر مکمل قبضہ کرنے کا اعلان کیا ہے، یعنی جس طرح اسرائیل کا باقی حصہ فلسطینیوں کی زمینوں پر ناجائز قبضہ کر کے بنایا گیا ہے، اِسی طرح غـــزہ کو بھی اُس ناجائز قبضہ میں شامل کر لیا جائے گا۔ دوسری طرف اقوامِ متحدہ کے ادارے کئی بار تنبیہ کر چکے ہیں کہ غزہ میں غذا کی انتہـائی قلت ہے اور لوگ کئی کئی دن بھوکے رہنے پر مجبور ہیں... مگر اِن تباہ کُن حالات میں بھی مسلم حکمران کسی عملی اقدام کے لیے تیار نہیں۔ بلاشبہ یہ بات ہر مسلمان کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے۔

اِس کے ساتھ ساتھ جب ہم اہلِ غزہ اور کشمیری مسلمانوں کی استقامت دیکھتے ہیں تو عروجِ رفتہ بحال ہونے کی اُمّید بھی قائم ہو جاتی ہے؛ کیونکہ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے استقامت کا مظاہرہ کیا تو ربّ تعالیٰ نے ایسی شان دار فتح عطا فرمائی کہ دُنیا دیکھتی رہ گئی۔

بارگاہِ فیضِ عالَم سے پیغام: مصوّرِ پاکستان اقبال علیہ الرحمہ کے دَور میں بھی مسلمانوں کے حالات پریشان کُن تھے، خصوصاً ہندوستان پر انگریزوں کے مظالم اور ہندوؤں کی چالوں نے اقبال کو بہت پریشان کر رکھا تھا۔ ایک مرتبہ اُنھیں بارگاہِ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے مسلمانوں کی زبوں حالی سے متعلق سوال کا ایسا جواب ملا جو آج بھی بہت اُمّید افزا ہے۔

واقعہ کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ فقیر سید نجم الدین اقبال علیہ الرحمہ کے قریبی دوستوں میں سے ہیں، وہ ایک دن اقبال کے پاس پہنچے تو آپ نے کہا: سُنا ہے کہ آج کل حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی درگاہ میں کوئی بہت روشن ضمیر بزرگ آئے ہوئے ہیں، مَیں ان سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں، آپ بھی میرے ساتھ چلیے! سوال یہ پوچھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ سربلند ہوں گے تو آج کل وہ اتنے ذلیل و خوار کیوں ہیں؟ بارگاہِ گنج بخش علیہ الرحمہ میں حـاضری کی تیاری کرتے دیر ہو گئی اور فیصلہ ہوا کہ اگلے دن حاضر ہوں گے۔

دوسرے دن سید نجم الدین صبح گیارہ بجے کے قریب اقبال کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ اُن کے چہرے کا رنگ زرد ہے اور کسی بات میں یوں گہرا غور و فکر کر رہے ہیں جیسے کوئی سانحہ ہو گیا ہو۔ خیریت پوچھنے پر اقبال نے کہا: آج صبح مَیں یہیں بیٹھا تھا، علی بخش (ملازم) نے آکر اطلاع دی کہ کوئی درویش صفت آدمی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا: بلالو! ایک درویش صورت اجنبی شخص میرے سامنے آکر خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔ کچھ وقفے کے بعد میں نے کہا: فرمایئے! کیا کہنا چاہتے ہیں؟ اُس نے کہا: تم بارگاہِ گنج بخش علیہ الرحمہ میں حاضر ہو کر مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے تھے، چنانچہ میں خود تمہارے سوال کا جواب دینے آیا ہوں۔

پھر اُس درویش نے مولانا روم علیہ الرحمہ کی مثنوی کا یہ شعر پڑھا، جو سوال کا جواب تھا:

ہَر بِنائے کُہنَہ کہ آباداں کُنَنْد
نِہ کہ اَوّل کُہنَہ رَا وِیراں کُنَنْد[1]

(یعنی کسی بھی قدیم عمارت کو دوبارہ تعمیر کرنا ہو تو پہلے اُس کی پرانی بنیادوں کو اُکھاڑتے ہیں، پھر نئی عمارت بنائی جاتی ہے)

اقبال نے اپنے دوست کو کہا: کچھ نہ پوچھیے کہ مجھ پر کیا گزر گئی! چند لمحوں کے لیے تو کسی چیز کا بالکل احساس ہی نہیں ہو رہا تھا، کچھ حواس ٹھکانے ہوئے تو اُس بزرگ سے بات کرنے کے لیے دوبارہ نظر اُٹھائی، لیکن وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ ڈھونڈنے کے لیے علی بخش کو ہر طرف دوڑایا، لیکن کہیں سراغ نہیں ملا۔

(روز گارِ فقیر، سید وحید الدین، ص:32، 33، ناشر: سید برادرز لاہور۔ الجویر (اِشاعتِ خاص)، ج:1، ص:779، ناشر: محکمہ او قاف و مذہبی اُمور)

بارگاہِ گنج بخش علیہ الرحمہ سے تشریف لانے والے بزرگ نے اقبال کو مولانا روم علیہ الرحمہ کا جو شعر سنایا، غزہ اور کشمیر کے حالات کو پیشِ نظر رکھ کر اُس کا مفہوم یہ بنتا ہے "اقبال! مایوس مت ہونا، ربّ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور بالآخر مسلمانوں کو ہی فتح و نُصرت ملے گی۔ یہ غزہ کی ویرانی نشأۃِ ثانیہ اور دوبارہ سے غلبہ کے لیے ہے، اگر مسلمان دینی غیرت و وحدت کا مظاہرہ کریں تو ربِّ کریم ایسا عروج عطا فرمائے گا کہ دُنیا حیران رہ جائے گی۔"

نکل کے صحرا سے جس نے رُوما کی سلطنت کو اُلٹ دیا تھا
سُنا ہے یہ قُدسیوں سے مَیں نے، وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا[2]

---

[1] اقبال علیہ الرحمہ نے اپنی ایک نظم "خضرِ راہ" میں یہ شعر معمولی ترمیم کے ساتھ یوں کہا:
گُفت رومی ہر بنائے کہنہ کآباداں کنند می ندانی اوّل آں بنیاد را ویراں کنند
نوٹ: راوی نے اِس مقام پر اقبال کا شعر نقل کیا ہے، جب کہ بقولِ اقبال اُس درویش نے مولانا روم علیہ الرحمہ کا شعر پڑھا تھا؛ لہٰذا ہم نے تحریر میں مولانا روم کا شعر ہی درج کر دیا ہے۔

[2] یعنی میں نے فرشتوں سے سنا ہے کہ جن مسلم شیروں نے عرب کے صحرا سے نکل کر دنیا کی سپر پاور روم کا تخت اُلٹ دیا تھا، وہ پھر بیدار ہونے والے ہیں۔

حرفِ آخر: کشف المحجوب سے استفادہ واستفاضہ کی ضرورت

اِس بات میں شک کی گنجائش نہیں کہ انسان کی زندگی پر صحبت وسنگت کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ دل میں دُنیا کو بسانے والے کے پاس بیٹھنے سے دل دُنیا کی طرف مائل ہونے لگتا ہے... جب کہ یادِ خدا کے ذریعے دل کو آباد کرنے والے پیارے کو دیکھنے اور اُس کی معیّت اختیار کرنے سے اللہ یاد آتا ہے۔

اِسی لیے ربِّ کریم نے سچوں کی معیت اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔ "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔" [التوبۃ 119:9]

یوں ہی ربِّ کریم نے اُن کے راستے پر چلنے کا حکم دیا۔ فرمایا: وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ "اور اُس کے راستے کی پیروی کرنا جس نے میری طرف رجوع کیا، پھر تم سب نے لوٹ کر میری بارگاہ میں حاضر ہونا ہی ہے تو میں تمھیں بتاؤں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔" [لقمٰن 15:31]

ایسی ہی شخصیات میں ایک نمایاں نام سیدِ ہُجویر مخدومِ اُمَم حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کا بھی ہے۔ آپ کا قلبِ مبارک یادِ الٰہی سے یوں آباد تھا کہ آپ نے لاکھوں دلوں کو آباد کیا اور اب بھی آپ کے مزارِ پُر انوار پر سچی نیت سے حاضر ہونے والے کو اللہ تعالیٰ کی ایسی رحمت نصیب ہوتی ہے کہ دل کی دُنیا بدل جاتی ہے۔ ایک جہان اِس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ:

گنج بخش فیضِ عالَم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

فیضِ عالَم علیہ الرحمہ کی کشف المحجوب بھی مردہ دلوں کے لیے زندگی کا سامان ہے۔ اِس سال کشف المحجوب کی تالیف کو ایک ہزار سال مکمل ہو چکے ہیں، یعنی یہ کتاب ایک ہزار سال سے مخلوقِ خدا کو راہِ ہدایت دکھا رہی ہے۔ ہمیں اِس بات کی اشد ضرورت ہے کہ عصرِ حاضر کی فکری و عملی خرابیوں کو دُور کرنے کے لیے اِس مبارک کتاب سے راہ نمائی حاصل کریں۔

982ویں عرسِ حضور فیضِ عالَم علیہ الرحمہ کی مناسبت سے آج کے خطبہ میں کشف المحجوب کے ذریعے کچھ اصلاحی پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ چند اہم نکات یہ ہیں:

- منصب داری انعام نہیں، آزمائش ہے۔ سرکاری و غیر سرکاری تمام اصحابِ منصب کو چاہیے کہ عوام میں بڑوں کو اپنے والدین، جوانوں کو اپنے بھائیوں اور بچوں کو اپنی اولاد کی طرح سمجھیں۔ اگر ایسا کریں گے تو منصب اُن کے لیے دونوں جہان کی عزتوں کا سبب بنے گا، ورنہ عہدہ عذاب وذلت کا ذریعہ ہے۔

❖ ہر شخص کو عیش اور خوشی اچھی لگتی ہے اور دائمی زندگی کی خوشی توبہ و فرماں برداری کے ساتھ ہے۔ حضور فیضِ عالَم علیہ الرحمہ کی کشف المحجوب کا پیغام ہے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، گناہوں سے فوراً توبہ کرکے اعمالِ صالحہ میں مصروف ہونا چاہیے۔

❖ غزہ اور دیگر مسلم ممالک کے حالات بلاشبہ پریشان کُن ہیں اور اُمّت کے مُردہ ضمیر کو جھنجوڑ رہے ہیں، مگر مایوسی نہیں ہے... اہلِ غزہ کی استقامت ان شاء اللہ تعالیٰ رنگ لائے گی اور اب بھی اگر اُمّتِ مسلمہ حق کی سربلندی کے لیے میدانِ عمل میں نکلے تو ربِّ کریم کا وعدہ ہے کہ وہ بالآخر ضرور اسلام کو غالب اور مسلمانوں کو سُرخرو فرمائے گا۔

❖ فیضِ عالَم علیہ الرحمہ نے کشف المحجوب میں اہلِ سنت وجماعت کو حق کی پہچان قرار دیا ہے؛ لہٰذا ہمیں فتنہ پروروں اور گمراہوں کے دھوکے میں نہیں آنا چاہیے اور عقائدِ اہلِ سنت... جنھیں فکرِ رضا بھی کہا جاتا ہے... پر استقامت اختیار کرنی چاہیے۔

شرعی مسئلہ: بعض لوگ بزرگانِ دین کے اعراسِ مبارکہ پر کئی ایسے کام کرتے ہیں جو شریعت کے خلاف ہیں، جیسا کہ کچھ لوگ بے حیائی اور لہو کے ساتھ رقص / ناچ بھی کرتے ہیں اور اِسے دھمال وغیرہ کا نام دیتے ہیں۔

شریعتِ مطہرہ نے لہو ولعب (یادِ الٰہی سے غافل کرنے والی چیزوں اور کھیل کود) سے منع فرمایا ہے اور اگر اُس میں بے حیائی یا رِیاکاری والا پہلو آجائے تو وہ چیز حرام ہو جاتی ہے؛ لہٰذا اِس طرح کا رقص / دھمال جائز نہیں۔ یہ بھی ذہن میں رہنا چاہیے کہ ناجائز کام کو کارِ ثواب یا جائز سمجھنا نہایت سخت ہے، بلکہ کفر تک لے جا سکتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: فتاوٰی رضویہ، ج:24، ص:88، 151)

حضور فیضِ عالم داتا گنج بخش علیہ الرحمہ نے لکھا: بِدَاں کہ اَنْدَرْ شریعت وطریقت مَرْ رَقْص رَا ہیچ اَصْلِ نیست۔۔۔ یعنی خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ نہ شریعت میں رقص کی کوئی اصل ہے، نہ ہی طریقت / تصوُّف میں اِس کی کوئی بنیاد ہے۔
(کشف المحجوب [فارسی]، باب:37، ص:488، سنگِ میل پبلی کیشنز)

اللہ تعالیٰ سیدِ ہجویر علیہ الرحمہ کے درجات میں کروڑوں بلندیاں عطا فرمائے اور آپ کے طفیل ہم سب کی بخشش ومغفرت فرمائے! ربِّ کریم ہمیں کشف المحجوب سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے تعلیماتِ فیضِ عالم پر عمل کی توفیق سے نوازے!

باری تعالیٰ پاکستان کے قیام، اِس کے تحفّظ اور اِس میں اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر شہادت پانے والے تمام مسلمانوں کے درجے بلند فرمائے اور اُن کے مقدس خون کی برکت سے وطنِ عزیز کو ترقّی واستحکام کی دولت سے نوازے!

قادرِ مطلق اہلِ غزّہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے اور اسرائیل اور اُس کے اتّحادیوں کو نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم پاکستان کے جملہ اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے! آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!